کتاب نما

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک، بلوچستان میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) ۲۷۲-اے، او بلاک ۳، سٹیلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۴۶۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

ڈاکٹر انعام الحق طویل عرصے تک درس و تدریس سے وابستہ رہے ہیں۔ اب زیادہ تر ان کی توجہ تحقیق و تصنیف کی طرف ہے۔ بلوچستان کے بارے میں ان کی بیس سے زائد تصانیف منظرعام پر آ چکی ہیں۔ زیرنظر کتاب میں بلوچستان کے براہوی، بلوچی، پشتو اور اردو نعت گو شعرا کا تفصیلی تذکرہ اور تعارف، تصانیف اور ان کے اہم اشعار کا انتخاب شامل ہے۔ کتاب میں دینی مدارس کا ذکر بھی ملتا ہے۔

پیش لفظ میں قرآن و حدیث کی چند تعلیمات کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ بعدازاں سرزمین بلوچستان کے حوالے سے بعض تاریخی معلومات اور شعرا کا فارسی کلام شامل ہے۔ اگر براہوی اور بلوچی کے اشعار بھی آ جاتے تو بہتر تھا۔ پانچویں باب میں اردو میں نعت کے مجموعوں مثلاً "مثنوی صحیفہ فطرت" یا "فخر کونین" کا تعارف ہے۔ اس کے بعد پچاس ساٹھ شاعروں کے نعتیہ کلام کا انتخاب ہے، مگر نہ تو شاعر کا تعارف ہے، نہ اس کا دور، نہ محاسن و معائب کلام۔ ص ۳۲۷ سے ۳۳۶ تک مصنف موصوف کی اپنی سوانح عمری اور نمایاں تصنیفات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب تاریخ، تحقیق، تنقید اور انتخاب شاعری کا مجموعہ ہے۔ اگر تمام تر توجہ تاریخی پہلو یا پھر ادبی پہلو پر مرکوز رہتی تو کتاب زیادہ وقیع محسوس ہوتی۔ کہیں کہیں کتابت کی ناہمواری کھٹکتی ہے۔ سیرت اور بلوچستان کے حوالے سے بہرحال یہ ایک معلومات افزا کتاب ہے۔ (محمد ایوب منیر)

National Security and Development Strategy [قومی سلامتی اور ترقیاتی حکمت عملی]، ارشد زماں۔ ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۲۹۔ قیمت: درج نہیں۔

مصنف ملک و قوم کا درد رکھنے والے ایک بیوروکریٹ ہیں۔ کتاب میں دفاع پاکستان کے مختلف پہلوؤں خصوصاً معاشی پہلو سے بحث کی گئی ہے۔ ان مباحث کی بنیاد مصنف کے وہ لیکچر ہیں جو انھوں نے ۱۹۸۸ میں نیشنل ڈیفنس کالج میں دیے۔

کتاب کے تعارف میں مصنف یہ شکایت کرتے ہیں کہ پاکستان کے منصوبہ سازوں پر غیر ملکی اثرات غالب ہیں اور یہ کہ انھیں اپنے معاشرے، روایات اور مخصوص مسائل سے مناسب آگاہی حاصل نہیں۔ یہ بات کافی حد تک درست ہے۔ جناب ارشد زماں نے وطن عزیز کے مخصوص دفاعی مسائل کی وضاحت کی ہے۔ نیشنل ڈیفنس کالج کے شرکا کے لیے یہ بہت اچھا مواد ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مصنف بہت سی اصطلاحوں (مثلاً Power - National Security اور Development Strategy) کی وضاحت کے لیے سارے حوالے اور ساری مثالیں مغربی مصنفین سے لیے ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمان ثقافت اور پس منظر کی وضاحت بھی مستشرقین خصوصاً Marshal Hodgson کے حوالے سے کی ہے۔ جناب مصنف یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں پنج سالہ منصوبے بناتے وقت آئینی اور قانونی طور پر کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے (جو عملاً نہیں رکھا جاتا)۔ مختلف وزارتوں کے درمیان بعض امور و معاملات پر کش مکش ہوتی ہے۔ ایک انکشاف یہ ہے کہ ہمارے منصوبہ سازوں کے سامنے سب سے بڑا مقصد زیادہ سے زیادہ غیر ملکی امداد کا حصول ہوتا ہے، لہٰذا وہ جان بوجھ کر مقامی وسائل اور متوقع اخراجات میں خسارہ ظاہر کرتے ہیں۔ مصنف ترقیاتی حکمت عملی کے لیے اپنی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک طبقہ انگریزی تعلیم یافتہ ہے اور دوسرا انگریزی تعلیم سے محروم۔ ان کے درمیان اختلافات ہیں، لیکن ہم دستوری اسلام (Constitutional Islam) کی اتھارٹی پر اتفاق کر سکتے ہیں۔ (پھر وہ دستور کی اسلامی دفعات گنواتے ہیں اور اردو کے نفاذ پر زور دیتے ہیں)۔ یوں ہم اندرونی انتشار کا علاج کر سکتے ہیں۔ مصنف نے آگے چل کر بیرونی خطرات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا ہے۔ انھوں نے غیر ملکی ثقافتی یلغار کے خلاف تحفظ کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس ضمن میں ذرائع ابلاغ اور تعلیمی اداروں کو ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کا مشورہ دیا ہے۔ آخر میں امریکی "سرپرستی" سے نجات کے لیے دفاعی خود انحصاری کا نسخہ تجویز کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ شامل ہے جو سوویت وسطی ایشیا میں مسلمانوں کو نسلی بنیادوں پر تقسیم کرنے کے روسی منصوبوں کی مختصر تاریخ پر مشتمل ہے۔ (ڈاکٹر بلال مسعود)

الاحکام السیاسیة للاقلیات المسلمة فی الفقه الاسلامی، سلیمان محمد توبلاک۔

ناشر: دارالنفائس، ص ب ۲۱۵۱۱، عمان، اردن۔ صفحات: ۱۹۴۔ قیمت: درج نہیں۔

خلافت اسلامیہ کے زوال اور مغربی سامراج کے تسلط کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ خدا کی زمین اپنی وسعت کے باوجود خلق خدا کے لیے تنگ ہو گئی۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ رنگون سے طنجہ تک ہزاروں میل کا سفر بلا روک ٹوک کیا جاتا تھا، نہ پاسپورٹ کی ضرورت تھی، نہ ویزا کی۔ کہاں یہ دور کہ سرحدوں کی

بندر بانٹ نے آمدورفت کو جگہ جگہ پابند کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو نت نئے مسائل ابھر کر سامنے آئے ہیں، ان میں سے ایک اہم، اقلیت و اکثریت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی قوم مسلمان ہے۔ یہ جن جن ممالک میں یہود و نصاریٰ و دیگر غیر مسلم اقوام کے ساتھ رہتے تھے، دیکھتے ہی دیکھتے اقلیت میں تبدیل ہو گئے، اور اکثریت کے ظلم و تشدد اور نسلی تفرقے کا شکار ہو گئے۔

اسلام زندگی کے جملہ مسائل میں رہنمائی کرتا ہے اور ہر مسئلے کا حل اس میں موجود ہے۔ عرصے سے اسلام کی روشنی میں اقلیت و اکثریت سے متعلق مسائل پر ایک جامع کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یوگوسلاویہ کے طالب علم سلیمان محمد تولباک نے اردن کے ممتاز عالم، ڈاکٹر محمد عثمان شبیر کے زیر سرپرستی اس اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس طرح ایک اچھی کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

کتاب میں جن مسائل سے بحث کی گئی ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں: دارالاسلام اور دارالحرب کی اصطلاح، ان کا شرعی مفہوم (کیا دارالاسلام دارالحرب میں تبدیل ہو سکتا ہے؟ یا پھر دارالاسلام ہمیشہ دارالاسلام ہی رہے گا، اور اس پر ہمیشہ ایک ہی قسم کے مسائل لاگو ہوں گے؟) اقلیت کی اصطلاح، مسلم اقلیت کی خصوصیات اور مختلف ممالک میں درپیش ان کے مسائل و مشکلات اور مختلف براعظموں میں ان کی تعداد، غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کا قیام اور سیاسی پناہ کا حصول، دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کے مسائل، غیر اسلامی ممالک کی قومیت اختیار کرنا، مفادات عامہ سے متعلق ملازمتیں، غیر مسلم فوج میں شرکت، وہاں سیاسی جماعتیں قائم کرنا، ان کے قانون ساز اداروں میں شامل ہونا نیز مسلم اقلیتوں کی اسلامی حکومتوں کے تئیں کیا ذمہ داریاں ہیں؟ وغیرہ۔

آخر میں کتاب کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ مآخذ میں چھوٹی بڑی ۱۹۷ کتابوں اور مقالات کے نام درج ہیں مگر تعجب ہے کہ اس میں امام محمد بن عبدالوہاب کے پوتے، سلیمان بن عبداللہ اور علماے نجد حمد بن عتیق وغیرہم کی تصانیف کے حوالے نہیں ملتے۔ حالانکہ غیر مسلمین سے تعلقات، امام محمد بن عبدالوہاب کی تحریک کا ایک اہم جز ہے۔ افسوس کہ آپ کے نام لیواؤں نے تحریک کے اس پہلو کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ اردو دنیا اس سے مستفید ہو۔ (عبدالمتین منیری)

مجلہ **القلم** -۳، مدیرہ: ڈاکٹر جمیلہ شوکت، نائب مدیر: ڈاکٹر محمود اختر۔ ناشر: ادارہ علوم اسلامیہ، نیو کیمپس، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۳۰۵۔ قیمت: درج نہیں۔

یونی ورسٹیوں کی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں اور کسی یونی ورسٹی کے مقام و مرتبے کے تعین میں، اس کے معیاری علمی مجلات (Journals) کو بڑا دخل ہے۔ پنجاب یونی ورسٹی لاہور کا شعبہ، علوم اسلامیہ،

پاکستان کی یونی ورسٹیوں میں اسلامی علوم کا سب سے قدیم شعبہ ہے۔ مجلہ "القلم" اسی شعبے کا تحقیقی مجلہ ہے جو بہ یک وقت تین زبانوں (اردو، عربی، انگریزی) میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے مضامین اہم موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔

زیر نظر شمارے کے نو اردو مضامین میں سے تین مضامین بڑے جان دار ہیں۔ تزکیہ نفس کا نبوی منہاج از شبیر احمد منصوری، مسلمانوں کی سائنسی خدمات، مستشرقین کا انداز فکر از ڈاکٹر محمود اختر، رافت و رحمت کا ظہور کامل از پروفیسر عبدالجبار شیخ۔ انسانی اعضا کی پیوند کاری جیسے اہم موضوع پر خالد نذیر کا مضمون بھی عمدہ ہے، تاہم اسے اور زیادہ بہتر بنایا جا سکتا تھا۔ ایسے موضوعات گہرے مراقبے اور علمی ریاضت کے متقاضی ہوتے ہیں۔ حصہ عربی چار مضامین پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر حمیداللہ عبدالقادر کے معلومات افزا مضمون کے علاوہ اس حصے میں ایک نادر اور قیمتی مخطوطے کا عکس بھی شامل ہے۔ یہ امام جلال الدین سیوطیؒ کی تالیف، المنہاج النبوی فی ترجمة الامام النووی ہے۔ متن کی تصحیح و تہذیب، ترتیب و تدوین، مفصل حواشی، پیراگرافنگ اور ضمنی سرخیوں کے اہتمام نے اس مخطوطے کو تدوین (editing) کا ایک عمدہ نمونہ بنا دیا ہے۔ اس علمی کارنامے پر علوم اسلامیہ کی فاضل اور شعبے کی صدر محترمہ ڈاکٹر جمیلہ شوکت مبارک باد کی مستحق ہیں۔ اس کام میں پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی صاحب نے بھی ان کی معاونت کی۔ انگریزی حصے میں ڈاکٹر خالد علوی نے "اسلامی دعوة کے مطالب و اہمیت" پر ایک جان دار مقالہ قرآن اور حدیث کے بنیادی ماخذ سے رہنمائی لے کر لکھا ہے۔

انگریزی اور عربی حصہ زیادہ باوزن اور معیاری ہے۔ لمحہ فکریہ ہے کہ قومی زبان میں اعلیٰ درجے کی چیزیں کیوں نہیں لکھی جا رہی ہیں؟ مجلّے کا مجموعی معیار اچھا ہے۔ تاہم اردو حصے کے حواشی اور حوالوں میں یکسانیت کی ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی حصوں میں حوالہ جات درست انداز میں دیے گئے ہیں۔ امید ہے ادارہ علوم اسلامیہ کی اس علمی کاوش کو علمی حلقوں میں بہ نظر استحسان دیکھا جائے گا۔

(سلیم منصور خالد)

جنات اور جادو، حقیقت اور علاج، ہدایت اللہ سلمانی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۹۰ روپے۔

جنات کیا ہیں؟ انسانی افعال و اعمال پر وہ کہاں تک اثر انداز ہو سکتے ہیں؟ جادو کی اقسام، ان کا دائرہ اثر اور ان کا تدارک اور علاج، ایسے موضوعات پر نہ تو زیادہ تحقیق کی گئی ہے اور نہ زیادہ کتب ملتی ہیں البتہ روایات اور کہانیاں بہت ہیں۔ عام لوگ توہمات کا شکار ہو کر نام نہاد عاملوں کے ہاتھوں لٹتے ہیں اور

عقائد و اعمال خراب کر کے اپنی عاقبت بھی بگاڑ لیتے ہیں۔

مصنف سے ان کے عقیدت مندوں کا ایک وسیع حلقہ فیض یاب ہوا۔ وہ جنات وغیرہ کے لیے صورت حالات کے مطابق تعویذ بھی دیتے ہیں، مگر عقائد کی درستی اور نیک اعمال کی تلقین کے ساتھ۔ انھیں یقین کامل ہے کہ "غلط عقائد و اعمال کے اندھیروں میں کتاب و سنت کے صحیح اعمال کے نور سے، اللہ کریم لوگوں کی ہر زمانے میں رہنمائی کرتے ہیں"۔

کتاب دلچسپ ہے۔ جنوں اور عاملین کی جنگیں، جنوں کے کارنامے، پاپوش کفر شکن، قبر سے گزرنے والے کو طمانچہ اور اینٹوں کی بارش وغیرہ، مصنف نے درجنوں واقعات کا تحقیقی انداز میں تجزیہ کر کے کتاب و سنت کی روشنی میں اصل صورت قارئین کے سامنے پیش کی ہے۔ مزید برآں نام نہاد عاملین کے "کاروبار" جہالت اور عقائد کے بگاڑ وغیرہ پر قرآن و احادیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ جادو کے بیان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودی کے جادو کا مفصل ذکر، مدنی یہودی جادوگر، ہاروت و ماروت، حلول، کالا علم، نوری علم اور علامہ اقبالؒ کی محفل میں ایک روح کے بلائے جانے کا دلچسپ واقعہ وغیرہ۔

کم علمی، ذہنی پس ماندگی اور جہالت، توہمات کو جنم دیتی ہے اور اس کے گمراہ کن اثرات معاشرے میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اصلاح معاشرہ کے لیے بھی مفید ہے۔ کتاب کی طباعت اور ظاہری سراپا عمدہ ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

پاکستان میں بائبل بطور نصاب تعلیم و تدریس، محمد اسلم رانا۔ ناشر: مکتبہ مرکز تحقیق عیسائیت، ملک پارک، شاہدرہ، لاہور۔ صفحات: ۸۰۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

پاکستان میں اقلیتوں کو عام مسلمہ شہری حقوق حاصل ہیں۔ ۱۹۸۱ کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مسیحیوں کی تعداد ۴۲۶، ۱۰، ۱۳ ہے۔ مصنف نے انکشاف کیا ہے کہ قومی اسمبلی کے اقلیتی ممبروں کو "حج کوٹہ" بھی ملتا ہے یعنی بعض عیسائی حضرات سرکاری خرچ پر کرسمس منانے روم جاتے ہیں۔ ایک سال، ایسٹر کے تہوار پر دس عیسائیوں کو ۴ لاکھ ۴۲ ہزار روپے خرچ کر کے روم بھیجا گیا (ص ۶)۔ مصنف کو شکوہ ہے کہ مسیحیوں کے بہت سے مطالبات نامناسب اور جارحانہ ہیں، جیسے= قانون توہین رسالتؐ کی تنسیخ کا مطالبہ وغیرہ۔ اب وہ کہتے ہیں کہ سکولوں میں مسیحی طلبا کے لیے "اسلامیات لازمی" کے متبادل کے طور پر، بائبل کو نصاب میں شامل کیا جائے اور ہر اسکول میں ایک مسیحی استاد مقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں انھوں نے لاہور کی عدالت عالیہ میں ایک درخواست (رٹ) گزاری ہے۔ قواعد کی

رو سے غیر مسلم طلبہ کو "اسلامیات لازمی" کے بجائے اخلاقیات اور سوکس کا پرچہ لینے کی اجازت ہے مگر درخواست گزار کے مطابق مسیحی طلبہ کے لیے یہ مضمون غیر دلچسپ ہے۔ محمد اسلم رانا کہتے ہیں: "بائبل کو بطور درسی کتاب پڑھانے کا اہتمام تو انگریزی دور میں بھی نہیں کیا گیا تھا" (ص ۱۹)۔ ان کا خیال ہے کہ سب سکولوں میں تو دور کی بات ہے، عیسائی سکولوں میں بھی اس کی تعلیم دینا انتہائی غیر مناسب ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں عیسائی بچوں کے اخلاق و کردار پر اثرات بد مرتب ہونے کا شدید خطرہ ہے (ص ۶۴)۔ اس کی تائید میں رانا صاحب نے قوی دلائل دیے ہیں۔

کتاب کے آخر میں بعض معروف علما اور دانش وروں کی تائیدی تقریظات اور فتاویٰ شامل ہیں جن میں ایک سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ کیا عیسائی ممالک کی مسلمان اقلیتوں کو سرکاری سطح پر اسلامی تعلیمات کی تدریس کی سہولت حاصل ہے؟ (و-ہ)

مطبوعات موصولہ

☆ **فضل احمد کریم فضلی، شخصیت و فن**، سید جاوید اقبال۔ ناشر: قصر الادب، فلیٹ اے/۴، جامع کلاتھ مارکیٹ، لطیف آباد، حیدر آباد سندھ۔ صفحات: ۱۶۴۔ قیمت: ۶۰ روپے۔[جامعہ سندھ سے ایم اے اردو کا ایک مقالہ۔ فضلی مرحوم اسلام پسند ادیب، وطن دوست بیورو کریٹ، بلند پایہ شاعر اور نامور ناول نگار تھے۔ ان کا "**خون جگر ہونے تک**" اردو میں چوٹی کا ناول ہے اور کیا خوب ہے، قابل مطالعہ ہے]۔

☆ **خود نوشت حیات سرسید**، مرتبہ: ضیاء الدین لاہوری۔ ناشر: فضلی سنز، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۳۰۷۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔[سرسید کی تصانیف، تحریروں اور تقریروں کے اقتباسات سے بڑی محنت و کاوش کے ساتھ مرتبہ خود نوشت۔ یہ طبع دوم ہے، اول پر تبصرہ: **ترجمان القرآن**، مئی ۱۹۹۴] ۔

☆ **کلیات محمد حسن براہوی**، مرتبہ: ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: سیرت اکادمی، ۲-۲۷-اے، او، بلاک ۳، سٹیلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۹۰۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔[ملا محمد حسن (وفات ۵۶-۱۸۵۵) بلوچستان کی ایک علم دوست اور ممتاز شخصیت تھی۔ اردو، براہوی، بلوچی اور فارسی کے شاعر بھی تھے۔ مرتب موصوف نے ۱۹۷۶ میں ملا صاحب کا اردو کلام، محنت سے مرتب کر کے شائع کیا۔ یہ دوسرا ایڈیشن ہے]۔

☆ **نورانی قاعدہ**، مولوی نور محمد مع ضروری قواعد تجوید و قرات از تسہیل القواعد، مولانا قاری فتح محمد پانی پتی۔ ناشر: جامعہ عربیہ عمر فاروق، توحید نگر، فاروق اعظم روڈ، فاروقہ، ضلع سرگودھا۔ صفحات: ۲۴۔ قیمت: ۳ روپے۔ [بچوں کے لیے ایک ابتدائی مفید قاعدہ]۔